REGD. No: L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ یوم پنجشنبہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابق)
۱۰ نئے پیسے

تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل ربوہ

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۱۰ ظہور ۱۳۴۰ ہش ۔ ۱۰ اگست ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۱۸۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۸ اگست ۱۱½ بجے قبل دوپہر

حضور کی طبیعت کل سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

"پاکستانی عوام محنت اور قربانی کی صلاحیت اور ہمت رکھتے ہیں"۔

مشرقی پاکستان کی صوبائی مشاورتی کونسل کے نام صدر ایوب کا پیغام

ڈھاکہ ۹ اگست۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے اپنے اس اعتقاد کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان کے عوام محنت اور قربانی کی صلاحیت اور ہمت رکھتے ہیں۔ بشرطیکہ زندگی کے مختلف شعبوں کے راہنما اپنے فرائض جرأت مندی اور دیانتداری سے ادا کریں۔ صدر نے صوبائی مشاورتی کونسل کے چھٹے اجلاس کے نام ایک پیغام میں یہ بات کہی۔ سید ہاشم رضا نے صدر کا یہ پیغام پڑھ کر سنایا۔ آپ نے جنرل اعظم خاں کا ایک پیغام بھی پڑھ کر سنایا۔ جس میں جنرل اعظم نے کونسل کے اجلاس میں شمولیت نہ کر سکنے پر اظہار افسوس کیا ہے۔ اور امید کی ہے کہ کونسل اہم فیصلے کریگی۔

کونسل کے اجلاس کا افتتاح قائمقام گورنر سید ہاشم رضا نے کیا۔ آپ نے بتایا کہ مشرقی پاکستان میں دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے پہلے سال کی تمام ترقیاتی سکیموں پر کامیابی سے عمل ہو چکا ہے۔ مشرقی پاکستان میں سیلاب کی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے سید ہاشم رضا نے کہا کہ چٹاگانگ اور سلہٹ کے متاثرہ علاقوں کے لئے چار لاکھ روپیہ منظور کیا گیا ہے۔ آپ نے ان خبروں کی تردید کی کہ سیلاب کے باعث کچھ لوگ درختوں پر دن گزار رہے ہیں۔

ضلع سیالکوٹ میں سیلاب کی وجہ سے چودہ سو مکان منہدم ہو گئے

سیالکوٹ ۹ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ حالیہ سیلابوں کے باعث ضلع سیالکوٹ کے مختلف دیہات میں قریباً ایک ہزار چار مکان منہدم ہو گئے ہیں۔ سب سے زیادہ نقصان تحصیل ڈسکہ میں پہنچا ہے۔ وہاں قریباً آٹھ سو کچے مکان گر پڑے۔ کئی مقامات پر پکے مکانوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ سیالکوٹ تحصیل کے دیہی علاقوں میں قریباً ۵۰۰ مکان منہدم ہوئے۔ شکرگڑھ اور پسرور کی تحصیلوں میں قریباً ۷۰ مکان گر پڑے جبکہ نارووال تحصیل میں قریباً ۲۵ مکان گرے۔ ایک غیر سرکاری خبر کے مطابق حالیہ سیلابوں سے ۱۰ افراد ہلاک ہوئے۔

محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی علالت

احباب صحت یابی کے لئے خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کریں

ربوہ ۹ اگست۔ لاہور سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو بخار بھی ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے طبیعت بہت ناساز ہے۔ کل ٹمپریچر ۱۰۱ تھا ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ یہ ٹائیفائڈ بخار نہ ہو۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم نواب صاحب موصوف کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین۔

(محترم نواب صاحب کی صحت کے متعلق تفصیلی نوٹ صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

روسی وزیر اعظم کو صدر ایوب کی مبارکباد

راولپنڈی ۹ اگست۔ صدر ایوب خاں نے دوسرے روسی خلائی جہاز "ووسٹوک دوئم" کی کامیاب پرواز پر صدر روس اور وزیر اعظم نکیتا خروشیف کو مبارکباد کے پیغامات بھیجے ہیں۔

ربوہ کا موسم

ربوہ ۹ اگست۔ گزشتہ جمعہ کے روز معمولی سی بارش کے سوا اس برسات میں یہاں اور کوئی بارش نہیں ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے خشک سالی کا سلسلہ لمبا ہو گیا ہے۔ اور گرمی بہت زیادہ ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کی جدید سکیم کے ماتحت بی۔ ایس سی (سال اول) کا نتیجہ

امسال بی۔ ایس سی فرسٹ ایر (تین سالہ ڈگری کورس) میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ۱۵ طالب علم شامل ہوئے تھے نتیجہ حسب ذیل ہے۔

یونیورسٹی رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ
۳۲۴	عبدالمالک راجہ	۲۴۸
۳۲۵	نسیم احمد سائے	۲۲۰
۳۲۷	محمد اکرم	۲۳۳
۳۳۰	سعید الدین احمد	۲۳۰
۳۳۱	بشیر احمد اختر	۲۵۴
۳۳۲	مشتاق مہدی	۲۸۲
۳۳۳	مامون احمد	۲۳۲
۳۳۴	محمد فاروق	۲۳۵
۳۳۷	علی احمد رندھاوا	۲۳۰
۳۳۸	عاشق حسین	۲۶۲
۳۴۰	ریاض احمد	۲۴۹
۳۴۲	محمد جلیل فاروق	۲۱۲
۳۴۶	نذیر احمد سیال	۲۳۵
	کمپارٹمنٹ	
۳۲۲	لطف المنان	انگلش
۳۴۳	ناصر احمد سجاد	ریاضی جنرل

(پرنسپل)

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

نئے سلیبس کے مطابق گیارھویں، بارھویں میڈیکل انجینئرنگ ہیومینٹیز گروپس اور بی۔ اے۔ بی۔ ایس سی فرسٹ اور سیکنڈ ایر میں داخلہ ۱۹ اگست ۱۹۶۱ء سے شروع کئے جائیں گے۔ مراعات فیس مطابق لیاقت اور تعلیمی قابلیت۔ کالج کا ماحول پاکیزہ۔ سامان سائنس بہترین اور سٹاف لائق و ہمدرد ہے۔ داخلہ کے وقت اپنے گارڈین کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔ کیریکٹر اور پروویژنل سرٹیفکیٹ ہمراہ لاویں۔ پراسپکٹس دفتر سے مل سکتا ہے۔ (پرنسپل)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

معسود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۶۱ء

مجدد

ایک لاہوری دینی ہفت روزہ معاصر "مرید ال مے پرانے" کے زیر عنوان مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے ایک مرید کی طرف سے شائع کردہ کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے تحریر کرتا ہے۔

"مولانا اشرف علی تھانوی رح نے تجدید و احیائے دین کا کام بے شک کیا ہے مگر انہوں نے کبھی مجدد ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور نہ اپنی مجددیت منوانے کی جدوجہد کی۔ اپنے مواعظ کو الہام کا درجہ دیا نہ صیانۃ المسلمین کو الہامی دستور کہا پھر اس کی کیا ضرورت ہے کہ ہم مولانا کے محبوب مقصد (تبلیغِ دینِ حق) کو چھوڑ کر ان کی مجددیت کے ثبوت جمع کرتے رہیں۔ اس طرح ایک طرف شخص پرستی کی بدعت پھیلائیں اور دوسری طرف امت مسلمہ میں ایک نئی اختلافی بحث شروع کر دیں کہ اس دَور کا مجدد کون ہے؟"

اس کے بعد معاصر رقمطراز ہے:۔

"دعوتِ حیات" کا یہ پہلا قدم اس منزل کی نشاندہی کر رہا ہے جسے میں "اشرفیہ" فرقہ کہنے کی جسارت کر رہا ہوں (خدا کرے ایسا نہ ہو)

اس وقت دین کی خدمت اس طرح نہیں ہو سکتی کہ مسلمانوں کو کسی خاص شخصیت پر جمع کیا جائے نہ حضرت محمدؐ کے بعد کوئی شخصیت اس دینی و ملی مرکزیت کی اہل ہو سکتی ہے اور نہ ایسا اجتماع ممکن ہے اسی طرح قرآن مجید کے ابدی دستور کے بعد کسی اور دستور العمل کو یہ مقام حاصل نہیں کہ وہ قیامت تک کی راہنمائی کا ذمہ دار بن سکے اور پھر مجدد کا لایا ہوا دستور تو "دعوتِ حیات" والوں کے اپنے عقیدے کے مطابق صدی کے آخر تک کے لئے ہوتا ہے۔ آج سے بیس۲۰ سال بعد (بقول "دعوت حیات") ایک اور مجدد آجائے گا۔ جو نیا دستور العمل لائے گا۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسی لاحاصل بحثوں کو چھوڑ کر ہم اپنی تحریری و تقریری صلاحیتوں کو خدا کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور قرآن حکیم کے پیش کردہ اور نبی کریمؐ کے ماخذ کردہ دستور العمل کو دنیا کے سامنے علمی و عملی حیثیت سے پیش کریں۔ مولانا تھانوی رح کا محبوب مقصد بھی یہی تھا اور علمائے ربانی کا منتہائے مقصود یہی رہا ہے اور یہی رہے گا۔ ان محترم ہستیوں سے عقیدت کا اظہار بھی اسی طرح ہو سکتا ہے کہ ہم اس مشن کو آگے بڑھانے اور چہار دانگ عالم میں پھیلانے میں پوری جدوجہد کریں۔ مولانا تھانوی رح مامی فریقہ میں ہمارے لئے بہترین نمونہ بن سکتے ہیں ہم ان کی تصانیف کو عام کر کے لوگوں کے لئے فہم دین کی راہیں آسان کر سکتے ہیں۔ مگر ان کی مجددیت کی تبلیغ ایک نیا فتنہ تو پیدا کر سکتی ہے، دینی مقاصد کے لئے کسی طرح مفید نہیں ہو سکتی۔"

اگرچہ ہمارا اپنا عقیدہ ہے کہ مولانا اشرف علی صاحب مجدد نہیں تھے اور اس کے لئے ہمارے پاس سب سے بڑی دلیل یہی ہے کہ انہوں نے خود مجدد ہونے کا دعوےٰ نہیں فرمایا کیونکہ جس مجدد کو یہ بھی علم نہیں کہ وہ مجدد ہے وہ مجدد نہیں ہو سکتا قرآن کریم کی نص اور حدیث مجددین سے یہی اصول مستنبط ہوتا ہے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ مجدد دعویٰ نہیں کرتا۔ وہ قرآن کریم اور حدیث نبوی کو جھٹلاتے ہیں۔ قرآن کریم میں صاف صاف لفظوں میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

یعنی ہم نے ہی یہ نصیحت نازل کی ہے اور ہم ہی اس کے حافظ ہیں۔ قرآن کریم کی روح کے مطابق اس کے یہی معنی ہو سکتے ہیں کہ اسلام کی حفاظت کسی دوسرے کے ذمہ نہیں ہے خواہ کوئی کتنا ہی دانشمند کیوں نہ ہوں حفاظت کا ذمہ اللہ تعالےٰ ہی نے لیا ہوا ہے اور اللہ تعالےٰ کی سنت ہے کہ وہ یہ کام اپنے چیدہ بندوں سے ہی لیتا ہے۔ اس طرح جس حفاظت کا ذمہ اللہ تعالےٰ نے خود لیا ہے ضرور ہے کہ وہ ایسے بندگان حق مبعوث کرے جو اس کی ہدایت کے مطابق تجدید و احیائے دین کا کام کریں اللہ تعالےٰ کے اس کلام کی وضاحت حدیث مجددین سے بھی ہوتی ہے کہ

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ
علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ
من یجدد لھا دینھا۔

یعنی تحقیق اللہ تعالےٰ اس امت کے لئے ہر سو سال کے سر پر مجدد مبعوث کرتا رہے گا۔ جو اس کے لئے اس کے دین کی تجدید کیا کرے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ اللہ تعالےٰ ہمیشہ اپنا وعدہ پورا کرتا آیا ہے مگر دین میں بگاڑ ان لوگوں نے پیدا کر رکھا ہے جو اس طرح کے سوفسطائی دلائل سے جیسا کہ معاصر نے دئے ہیں اللہ تعالےٰ کے فرستادگان مجددین کے مقابلہ میں اپنی دانشمندی اور قرآن فہمی کے زعم میں اصلاح و ارشاد کا دعوےٰ کرتے رہے ہیں۔ اور اپنے خود ساختہ نظریات سے

(باقی ملاحظہ ہو صفحہ پر)

میری علالت

احباب جماعت کی خدمت میں درد مندانہ دعاؤں کی درخواست

(از حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور)

مجھے ۴۹ءمیں کارونی تھرمبوسس کا حملہ ہوا تھا۔ یہ حملہ اس قدر شدید تھا کہ ۵ سال تک مجھے چارپائی پر رہنا پڑا۔ اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے محض اپنے رحم و کرم سے اس قدر فضل فرمایا کہ میں چارپائی سے اٹھ بیٹھا۔ پھر تھوڑا بہت چلنے پھرنے بھی لگ گیا۔ اور گھر میں اپنی معمولی ضروریات پوری کر لیتا تھا۔ پچھلے سال تک میرا دل بیمار رہا لیکن زندگی کی بشاشت باقی تھی۔ کبھی دل میں کمزوری آئی دوائی لے لی آرام آگیا۔ لیکن اس سال پھر بیماری کے بعض عوارض عود کر آئے ہیں دل کی کمزوری کی وجہ سے دل و جگر بڑھ گیا ہے۔ معدہ کی حالت درست نہیں رہی ہے۔ نفخ ہو جاتا ہے جس سے رات کی نیند خراب ہو جاتی ہے۔ ڈیڑھ ماہ سے ایک قلبی بیماری جس کو AURICULAR FIBRILATION کہتے ہیں ۔۔۔ پیدا ہو گئی ہے جس کی وجہ سے نبض خراب رہتی ہے۔

میں ڈاکٹر محمد یوسف صاحب ایم ڈی کے زیر علاج ہوں۔ ان کا فرمانا ہے کہ اوائل بیماری میں یہ تکلیف پیدا ہوئی تھی لیکن پھر جاتی رہی تھی۔ اور اب پھر قلبی کمزوری کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہے۔ اس کا علاج انہوں نے مکمل آرام اور دعا بتایا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کے پاس علاج کوئی نہیں۔ خدا تعالےٰ سے رحمت کے ہی امیدوار ہیں اس کے علاوہ ان کو علم ہے کہ میری پچھلی بیماری میں مجھے بزرگان سلسلہ اور احباب کرام کی دعاؤں سے ہی شفا ہوئی تھی۔ ورنہ ظاہری اسباب میرے بچنے کے کوئی نہ تھے اس لئے بھی علاج کے ساتھ انہوں نے دعا پر زور دیا ہے۔ بہرحال ڈیڑھ ماہ سے صاحب فراش ہوں۔ حالت بدستور ایک جیسی چلی جاتی ہے۔ کمزوری بڑھ گئی ہے۔ طبیعت کی بشاشت جاتی رہی ہے۔ اب مجھ سے بعض دوستوں نے خواہش ظاہر کی ہے کہ میں اپنا حال اخبار الفضل میں دوں۔ تاکہ حالت کا علم ہونے پر وہ دوست جو مجھ سے محبت کا تعلق رکھتے ہیں دعا کر سکیں۔ اور اللہ تعالےٰ پہلے کی طرح اپنا رحم و کرم فرماوے اور صحت دے۔

چار پانچ سال کا عرصہ ہوا ہے جبکہ میں کافی بیمار تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص مجھے کہتا ہے کہ تمہاری عمر ۶۶ سال کی ہوگی۔ کچھ فاصلہ پر حضرت والد صاحب نواب محمد علی صاحب مرحوم کھڑے ہیں۔ وہ مجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا کہتا ہے۔ میں نے عرض کی کہ کہتا ہے کہ میری عمر ۶۶ سال کی ہوگی۔ اس پر آپ فرماتے ہیں ہاں ۶۶ سال کی تو ہو ہی جائے گی لہجہ اس قسم کا ہے جس سے مترشح ہوتا ہے ممکن ہے کہ ۶۶ سال سے کچھ زائد بھی ہو جائے۔ بہرحال اللہ تعالےٰ اپنے امر پر غالب ہے۔ میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابیوں سے تھے۔ انہوں نے خواب دیکھا کہ ان کی عمر ۴۵ سال کی ہوگی۔ وہ روتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پہنچے کہ حضور میرے چھوٹے بچے ہیں اور میں نے یہ خواب دیکھا ہے۔ حضورؑ نے ان کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔ میاں فضل محمد اللہ تعالےٰ اس پر بھی قادر ہے کہ ۴۵ کے بجائے تمہاری عمر اللہ تعالےٰ ۹۰ سال کر دے۔ چنانچہ انہوں نے ۹۰ سال کی عمر پائی۔ مومن کی دعا تقدیریں بدل دیتی ہے اس لئے مایوس ہونے والی کوئی بات نہیں۔ لیکن جوں جوں ۶۶ سال کے قریب میری عمر پہنچ رہی ہے بیماری کا زور بھی بڑھتا چلا جاتا ہے۔ یہ امر قابل تشویش ہے۔ اس وقت میری عمر ۶۰ سال ۷ ماہ ہے اس لئے اپنے خاص محبت رکھنے والے دوستوں اور افراد سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ دعا کریں جتنی عمر اللہ تعالےٰ دے وہ فعال زندگی ہو۔ نافع مفید زندگی ہو۔ میں بے بس بے کس ہو کر دوسروں کے ہاتھوں میں نہ پڑ جاؤں۔ میری بیوی حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ نے بے مثال نمونہ میری خدمت کا میری پچھلی بیماری میں پیش کیا تھا۔ اس خدمت اور محنت سے ان کے اعصاب پر بہت برا اثر پڑا ہے۔ اللہ تعالےٰ اب ان کو کسی لمبی تیمارداری سے بچائے اور مجھے ایسی صحت اور عمر دے کہ ان پر میں کسی قسم کا بار نہ ہوں۔ میرا خاتمہ بالخیر ہو۔ اولاد ایسی چھوڑ کر جاؤں جو احمدیت کی سچی خادم اور اللہ تعالیٰ کی رضا لئے ہوئے ہو۔ بعض ذمہ داریاں اللہ تعالےٰ کی مخلوق کی بھی مجھ پر ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی کما حقہ ادائیگی کی توفیق دے پس بزرگان سلسلہ اور صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی خاص دعاؤں میں مجھے یاد رکھیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار

محمد عبد اللہ خان آف مالیر کوٹلہ

۴ اگست ۱۰۸۷ - دارالسلام ماڈل ٹاؤن لاہور

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

جب بھی دل میں نیکی کی کوئی تحریک پیدا ہو فوراً اُس پر عمل کرو

حالات ہمیشہ یکساں نہیں رہتے۔ اس لئے نیکی کے مواقع کو کبھی ضائع نہ کرو

فرمودہ ۷ رمئی ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے ؛

فرمایا :-

انسانی قلب کی حالت اور انسانی مقدریں ہمیشہ بدلتی رہتی ہیں۔

ایک وقت انسان پر ایسا آتا ہے

کہ اس کے اندر قبض کی حالت پیدا ہو جاتی ہے اور ایک وقت اس پر ایسا آتا ہے۔ کہ اس پر بسط کی حالت ہوتی ہے۔ اور یہ قبض اور بسط کی حالتوں کے دور بدلتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات یہ حالتیں الٰہی حکمت اور تدبیر کے ماتحت آتی ہیں۔ اور بعض اوقات انسان ان حالتوں کو خود اپنے اوپر وارد کر لیتا ہے۔ اور یہ اس کے اپنے پیدا کئے ہوئے ماحول کے مطابق ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے انسان کے دماغ کو حساس بنایا ہے۔ اور وہ

خوف اور محبت کے جذبات

کو اپنے اوپر اس طرح طاری کر لیتا ہے۔ کہ اس کے ذرہ ذرہ میں بجلی کی سی لہر دوڑ جاتی ہے۔ اور یہ دونوں جذبات اس کے اندر ایسے مدغم ہو جاتے ہیں۔ اور ان جذبات کی اتنی شدت ہوتی ہے کہ بعض اوقات تو وہ غم کو برداشت نہ کر سکنے کی وجہ سے اور بعض اوقات شادی مرگ ہونے کی وجہ سے مر جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایسا بنا دیا ہے کہ اس پر

کوئی حالت بھی دائمی نہیں رہ سکتی

کبھی تو وہ غم کے دور میں سے گزر رہا ہوتا ہے۔ اور کبھی خوشی اور محبت کے دور میں سے۔ اگر انسان کی ان حالتوں میں تغیر اور انقلاب نہ ہوتا رہے۔ تو وہ ان دونوں قسم کے جذبات میں سے کسی ایک کی شدت کو بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ شدت غم بھی ہلاکت کا موجب ہوتی ہے۔ اور شدت خوشی بھی موت کا موجب۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صحابیؓ آئے۔ اور انہوں نے بے اختیار رو کر عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) میں تو منافق ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کس طرح ؟ تم تو مومن ہو۔ صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب میں آپ کی مجلس میں ہوتا ہوں تو

مجھے یوں معلوم ہوتا ہے

کہ میرے ایک طرف جنت ہے اور دوسری طرف دوزخ۔ اور میں جب بھی کوئی ارادہ کرتا ہوں۔ تو چونکہ میں جنت اور دوزخ دونوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوتا ہوں۔ اس لئے میرا ارادہ ہمیشہ نیکی کی طرف جاتا ہے۔ اور آپؐ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے۔ کہ میرے سامنے سے تمام حجاب اٹھ گئے ہیں۔ اور میں وراء الورا دنیا کا مشاہدہ کر رہا ہوں۔ لیکن جب میں آپ کی مجلس سے واپس جاتا ہوں۔ تو یہ حالت نہیں رہتی۔ نہ مجھے جنت نظر آتی ہے اور نہ دوزخ اس لئے یا رسول اللہ میں اپنے آپکو منافق سمجھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ تو منافقت کی علامت نہیں۔ اگر تم پر ہر وقت یہی حالت طاری رہے۔ تو تم مر جاؤ۔ پس اللہ تعالیٰ نے انسانی قلب کو اس طرح بنایا ہے کہ اس پر

مختلف دَور

آتے رہتے ہیں۔ کبھی تو یہ حالت ہوتی ہے کہ جب وہ خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے متعلق غور کر رہا ہوتا ہے۔ اور الحمد للہ کہتا ہے تو اس کے دل میں خیال آتا ہے کہ تمام تعریفوں

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

انسان پر قبض و بسط

" انسان پر قبض و بسط کی حالت آتی رہتی ہے۔ بسط کی حالت میں ذوق اور شوق بڑھ جاتا ہے۔ اور قلب میں ایک انشراح پیدا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ بڑھ جاتی ہے نمازوں میں لذت اور سرور پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بعض وقت ایسی حالت بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ذوق اور شوق جاتا رہتا ہے۔ اور دل میں ایک تنگی کی سی حالت ہو جاتی ہے۔ جب ایسی حالت ہو جائے تو اس کا علاج یہ ہے کہ کثرت کے ساتھ استغفار کرے۔ اور پھر درود شریف بہت پڑھے۔ نماز بھی بار بار پڑھے۔ قبض کے دور ہونے کا یہی علاج ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل ۱۹۴۷ء صفحہ ۲۹۵)

کے لائق صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ اور اس کے سوا اور کسی کی پرستش یا کسی سے مدد مانگنا درست نہیں ہے۔ پھر جب وہ رب العالمین کہتا ہے۔ تو اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ

تمام جہانوں کا پالنے والا

صرف خدا ہی ہے۔ جب وہ الرحمٰن الرحیم کہتا ہے۔ تو وہ یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بن مانگے دینے والا اور سچی محنتوں کو ضائع کرنے والا نہیں۔ جب وہ مالک یوم الدین کہتا ہے تو وہ سوچتا ہے کہ اعمال کی جزا و سزا کے لئے اسی کے دربار میں حاضر ہونا ہے جب وہ ایاک نعبد پر پہنچتا ہے۔ تو اس کے تمام خیالات میں

نیکی کی رَو

پھیل جاتی ہے اور وہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ اے خدا ہم صرف اور صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور جب وہ ایاک نستعین پر غور کرتا ہے۔ تو کہہ اٹھتا ہے کہ اے ہمارے رب بے شک ہم تیری عبادت کرتے ہیں۔ مگر اس کے لئے ہم تیری ہی مدد اور اعانت کے محتاج ہیں۔ اسی طرح جب وہ ولا الضالین تک پہنچتا ہے۔ تو وہ نیکی کے تمام مراحل طے کر چکا ہوتا ہے۔ اور

نیکی کے جذبات

اس پر پوری طرح حاوی ہو جاتے ہیں۔ لیکن وہی شخص جب بازار میں جاتا ہے اور دیکھتا ہے کہ کسی جگہ آلو فروخت ہو رہے ہیں۔ کسی جگہ دوسری اجناس فروخت ہو رہی ہیں۔ تو اس کے دماغ سے الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم وغیرہ کے نقوش مٹ جاتے ہیں۔ اور وہ سوچتا ہے کہ اگر میں اتنے سیر آلو خرید لوں۔ تو مجھے اس بھاؤ بیچنے میں اتنا نفع ہوگا یا میں اتنے من گندم خرید لوں تو مجھے ایک ماہ کے بعد اتنے نفع کی امید ہو سکتی ہے۔ یا کوئی شخص ملازمت میں ہوتا ہے تو وہ

دفتر کی فائلوں

کی چھان بین میں گم ہو جاتا ہے۔ یا کوئی پیشہ ور ہوتا ہے۔ تو وہ اپنے کارخانہ میں پہونچکر اپنے کام میں ایسا محو ہو جاتا ہے۔ کہ نیکی کے جذبات اس کے دماغ سے نکل جاتے ہیں۔ انسانی حالت کے یہ

دَور طبعی دَور

ہیں۔ گو ان پر خدا تعالیٰ کا قانون حاوی ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر

انسان پر چوبیس گھنٹے ایک ہی حالت رہی اور ایک ہی قسم کے جذبات کا دباؤ رہا تو وہ مر جائے گا۔ لیکن ہم ان ادوار کا نام طبعی اس لئے رکھتے ہیں کہ یہ انسان کے اپنے پیدا کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور اس کے اپنے ماحول کی وجہ سے یہ حالتیں اس پر آتی ہیں۔ کیونکہ جس شخص نے کوئی ملازمت کی ہوئی ہے وہ اس کی اپنی تجویز کردہ ہے۔ اور پیشہ ور کا پیشہ اس کا اپنا اختیار کردہ ہے۔ اسی طرح دکاندار کی دکانداری اس کی اپنی پیدا کردہ ہے۔ ان دوروں میں پڑ کر انسان کبھی تو

نیکی کی طرف مائل ہو جاتا ہے

اور کبھی بدی کی طرف۔ کوئی شخص ایسا ہوتا ہے۔ کہ وہ نیکی کا دور پا کر اس سے فائدہ اٹھاتا ہے اور اس کو غنیمت سمجھتے ہوئے بڑے شوق سے نیکیاں بجا لاتا ہے۔ مگر کوئی ایسا ہوتا ہے جس پر نیکی کا دور تو بے شک آتا ہے مگر وہ اپنے تساہل کی وجہ سے اس موقعہ کو ضائع کر دیتا ہے کیونکہ وہ ایسے دور کے آنے پر یہ سوچنے لگ جاتا ہے کہ ابھی بڑا موقعہ ہے کر ہی لیں گے پہلے چل کر آٹھ آنے کے آلو لے لوں تا کہ کل بارہ آنے بن سکیں یا اپنا فلاں کام کر لوں بعد میں نیکی کر لوں گا۔ اس وقت کے گذر جانے پر اس کی نیکی کی حالت بے شک رہی رہے گی۔ مگر حالات بدل جانے کی وجہ سے یہ توفیق اس سے چھن جائے گی۔ مثلاً

ایک شخص پر نیکی کا دور آیا

اور اس نے اپنی غفلت اور سستی سے اس کو ملتوی کر دیا۔ تو ہو سکتا ہے کہ بعد میں وہ نیکی کی خواہش کے باوجود نیکی نہ کر سکے۔ کیونکہ ممکن ہے اس کی ملازمت جاتی رہے۔ یا اس کی تجارت تباہ ہو جائے۔ پھر بعض انسان ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان پر نیکی کا دور آتا تو ہے مگر نیکی کرنے سے پہلے ان کی نیت میں فرق آ جاتا ہے اور وہ نیکی سے محروم ہو جاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں

ایک لطیفہ مشہور ہے

کہتے ہیں کوئی پٹھان ایسے علاقہ میں چلا گیا جہاں کھجوروں کے درخت تھے۔ اس کے اپنے ملک میں تو کھجور ہوتی نہ تھی دوسرے پھل ہوتے تھے۔ اس نے کسی باغ میں کھجوروں کے درخت اور ان پر کھجوریں لگی ہوئی دیکھیں تو دل میں خیال آیا کہ یہاں جو کھجوریں کافی ہیں خریدنے کی کیا ضرورت ہے یہیں سے کیوں نہ کھاؤں یہ سوچ کر وہ باغ کے اندر گھس گیا اور کھجور کے درخت پر چڑھ گیا اور جڑھ کر کھجوریں کھاتا رہا۔ جب سیر ہو گیا تو نیچے اترنے کا ارادہ کیا مگر مشکل یہ پیش آئی کہ کھجور پر چڑھنا تو آسان ہوتا ہے اترنا بہت دشوار ہوتا ہے۔ جب اس نے اترنے کا ارادہ کیا اور نیچے دیکھا تو ہوش اُڑ گئے۔ کیونکہ زمین بہت دور نظر آتی تھی۔ کانپنے لگ گیا۔ اور گھبرا کر نیت کی کہ اگر میں صحیح سلامت نیچے اتر گیا تو خدا کی راہ میں ایک اونٹ قربانی کروں گا۔ یہ نیت کر کے آنکھیں بند کر لیں اور اترنا شروع کر دیا۔ جب وہ تھوڑا سا اتر چکا تو آنکھیں کھول کر دیکھا تو زمین پہلے سے ذرا نزدیک نظر آئی۔ اس پر دل میں کہنے لگا میں نے

اونٹ کی قربانی کا وعدہ

کرنے میں سخت غلطی سے کام لیا ہے۔ اور اونٹ کی قربانی ہے بھی بہت زیادہ۔ اس لئے میں قربانی تو ضرور کروں گا۔ لیکن اونٹ کی بجائے گائے کی قربانی دوں گا۔ یہ کہہ کر پھر آنکھیں بند کیں اور اترنا شروع کیا۔ تھوڑا اور اتر کر نیچے دیکھا تو زمین اور بھی نزدیک نظر آئی۔ کہنے لگا بات یہ ہے کہ گائے کی قربانی بھی زیادہ ہے اس لئے گائے تو نہیں بکری ضرور دوں گا۔ یہ کہہ کر تھوڑا اور نیچے اترا۔ اب وہ دو تہائی کے قریب اتر چکا تھا اس نے نیچے دیکھا جب زمین بالکل قریب نظر آئی تو ڈھارس بندھ گئی اور کہنے لگا دراصل اتنی سی بات کے لئے بکری کی قربانی بھی زیادہ ہے۔ اس لئے میں بکری تو نہیں مرغی ضرور دوں گا۔ یہ کہہ کر پھر اترنا شروع کیا۔ تھوڑا اتر کر جو نیچے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اب زمین تو ایک ہاتھ سے بھی کم رہ گئی ہے اس نے

اطمینان کا سانس لیا

اور کہنے لگا بھلا اتنی سی بات کے لئے کوئی مرغی قربان کرتا پھرتا ہے۔ قربانی کے لئے تو ایک انڈا کافی ہے۔ یہ کہہ کر پھر اترنے لگا۔ اور جب اس کے قدم زمین پر لگے تو اسے انڈے کی قربانی بھی بوجھل معلوم ہوئی۔ سرحد کے پٹھان قدرتاً میں نہیں رہتے بلکہ پہاڑوں کے اندر ان کے جھونپڑے ہوتے ہیں۔ اور چونکہ پانی کی قلت ہوتی ہے اس لئے ایک دفعہ جو سلوار پہنی گئی تو وہ اسی وقت اترتی ہے جب اس کا تانا بانا الگ الگ ہو جاتا ہے اور جوؤں کی اتنی کثرت ہوتی ہے کہ سلوار کے اندر سر کے بالوں سے بھی ان کی آبادی گنجان ہوتی ہے۔ چنانچہ پٹھان نے اپنے نیفے میں سے ایک جوں نکالی اور مار کر کہنے لگا

جان کے بدلے جان

چلو قربانی ہو گئی۔ یہ لطیفہ ہے تو احمقانہ مگر اس کے اندر ایک حد تک صداقت بھی موجود ہے اور وہ اس طرح کہ ایک وقت انسان پہ ایسا آتا ہے کہ وہ اونٹ قربان کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ لیکن کوئی وقت ایسا بھی آتا ہے کہ وہ جوں بھی قربان نہیں کر سکتا۔ یہ دور کم و بیش ہر انسان پر ضرور آتے ہیں۔ اور شاید ہی کوئی انسان ہو جو ان حالتوں میں سے نہ گذرا ہو۔ ایک وقت انسان جیرت انگیز قربانی کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔ مگر دوسرے وقت ایک پیسہ بھی خدا کی راہ میں خرچ کرنا دوبھر سمجھتا ہے اور کبھی انسان کے حالات میں ایسا تغیر آ جاتا ہے کہ اسے قربانی کرنے کی توفیق ہی نہیں رہتی۔ مثلاً ایک شخص کے پاس سو روپیہ موجود ہے اور اس کے دل میں نیکی کا ارادہ بھی ہے۔ مگر وہ اپنے دل میں کہتا ہے چلو پھر نیکی کر لوں گا اس وقت فلاں سودا کر لوں۔ مگر بعد میں اس پر ایسا وقت آتا ہے کہ چاہے وہ نیکی کرنا چاہے اس کے حالات اس قسم کے ہوتے ہیں کہ وہ نیکی کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ پہلی مثال تو دل کی کیفیات بدلنے کی تھی مگر یہ مثال حالات بدلنے کی ہے کہ اس نے

نیکی کے موقعہ کو ضائع کر دیا

اور التوا ہو جانے سے اس کے حالات بدل گئے اور وہ مفلس اور کنگال ہو گیا۔ اسے چاہیئے تھا کہ جب اس پر نیکی کا دور آیا تھا اسے قبول کرتا اور اس سے فائدہ اٹھاتا۔ اور دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے اس بات کو سوچتا کہ ممکن ہے کہ کل یہ دور بدل جائے اور میرے اندر نیکی کرنے کی استعداد ہی نہ رہے۔ پھر بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے قلوب میں نیکی تو ہوتی ہے مگر وہ اپنے خیالات کے ماتحت کھجور سے اترنے والے پٹھان کی طرح اس کے دور کو توجیہات سے ٹلا دیتے ہیں مگر

مومن کا کام ہے

کہ جب اس کو نیکی کا دور ملے وہ اس سے جتنی جلدی ہو سکے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے تا کہ التوا ہونے کی وجہ سے نیکی سے محروم نہ رہ جائے۔ مومن کی یہ حالت ہوتی ہے کہ بسا اوقات وہ اپنے حالات کے ماتحت ایک ادنیٰ نیکی کا ارادہ کرتا ہے مگر بعد میں اس کے حالات بدل جاتے ہیں اور اسے اعلیٰ نیکی کی توفیق مل جاتی ہے تو وہ اعلیٰ قسم کی نیکی کرتا ہے اور جس نیکی کا اس نے پہلے ارادہ کیا تھا اس کو ادنیٰ ہونے کی وجہ سے ترک کر دیتا ہے۔ (باقی)

انصار اللہ

نماز باجماعت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"نماز میں جو جماعت کا زیادہ ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم پاؤں بھی مساوی ہوں اور صف سیدھی ہو اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔ اس سے مطلب یہ ہے گویا ایک ہی انسان کا حکم رکھیں۔ اور ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں۔ وہ تمیز جس میں خودی اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے نہ رہے۔ یہ خوب یاد رکھو کہ انسان میں یہ قوت ہے۔" (فتاویٰ ص ۲۱) (قائد تربیت انصار اللہ)

درخواستہائے دعا

محترم ملک عبدالرحمٰن صاحب آف قصور برائے علاج ۳۱/۷/۶۱ کو یورپ تشریف لے گئے ہیں۔ درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل و عاجل شفا یابی کے بعد بخیریت واپس لائے۔ آمین

(محمد صادق فاروقی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قصور)

(۲) میرے دو بچے میٹرک اور ایف اے میں بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہوئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو مزید ترقیات سے نوازے اور اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین (پیرزادہ محمود الحسن واہ کینٹ)

اس خوشی میں پیرزادہ صاحب نے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے (مینیجر الفضل)

(۳) محترمہ بیگم صاحبہ شیخ میاں محمد حسن صاحب مرحوم (ہمشیرہ شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائیکورٹ) بعارضہ ٹائیفائڈ چند دنوں سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔ آمین (شیخ محمد یوسف مسجد احمدیہ ڈیپور)

(۴) خاکسار کے ماموں منور احمد صاحب خالد ڈھاکہ (مشرقی پاکستان) میں بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات جلد دور فرمائے۔ آمین

محمود احمد نبی سر روڈ (سندھ)

چندہ دینے کا اجر بہت بڑا ہے

از مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ

(۲)

۵ - فرمایا:-

اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض ط مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا مصباح ط المصباح فی زجاجۃ ط الزجاجۃ کانھا کوکب دری یوقد من شجرۃ مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ لا یکاد زیتھا یضیٓء ولو لم تمسسہ نار ط نور علٰی نور ط یھدی اللّٰہ لنورہ من یشاء ط ویضرب اللّٰہ الامثال للناس ط واللّٰہ بکل شیء علیم ہ فی بیوت اذن اللّٰہ ان ترفع ویذکر فیھا اسمہ لا یسبح لہ فیھا بالغدو والاٰصال لا رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللّٰہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ لا یخافون یوماً تتقلب فیہ القلوب والابصار لا لیجزیھم اللّٰہ احسن ما عملوا ویزیدھم من فضلہ ط واللّٰہ یرزق من یشاء بغیر حساب ہ والذین کفروا اعمالھم کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمٰان ماء ط حتی اذا جاءہ لم یجدہ شیئاً ووجد اللّٰہ عندہ فوفٰہ حسابہ ط واللّٰہ سریع الحساب لا او کظلمٰت فی بحر لجی یغشٰہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ط ظلمٰت بعضھا فوق بعض ط اذا اخرج یدہ لم یکد یرٰھا ط ومن لم یجعل اللّٰہ لہ نوراً فما لہ من نور ہ

(سورہ نور رکوع ۵)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ آسمانوں کا بھی نور ہے۔ اور زمین کا بھی۔ اس کے نور کی کیفیت یہ ہے کہ جیسے ایک طاق ہو اس میں ایک دیا پڑا ہو۔ اور وہ دیا ایک شیشے کے گلوب کے اندر ہو۔ وہ گلوب ایسا چمکدار ہو۔ گویا وہ ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے اور وہ چراغ ایک ایسے برکت دینے والے درخت (کے تیل) سے جلایا جا رہا ہو۔ جو نہ مشرقی ہے اور نہ مغربی۔ قریب ہے کہ اس کا تیل خواہ اسے آگ نہ بھی چھوئی ہو (خود بخود) بھڑک اٹھے۔ نور ہی نور ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہے اسے اپنے نور کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے تمام ضروری باتیں بیان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز کو خوب جانتا ہے یہ (دیئے) ایسے گھروں میں ہیں۔ جن کے اونچے کئے جانے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دے دیا ہے اور ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ ایسے مرد جن کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے سے اور زکوٰۃ دینے سے نہ کوئی تجارت غافل کر سکتی ہے اور نہ کوئی خرید و فروخت۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں۔ جس میں دل الٹ جائیں گے۔ اور آنکھیں پلٹ جائیں گی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کی بہتر سے بہتر جزا دے گا۔ اور ان کو اپنے فضل سے اور بھی بڑھائے گا اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔ (اس کے مقابلہ میں) منکروں کے اعمال اس سراب کی مانند ہیں جو ایک وسیع اور چٹیل میدان میں (دکھائی دیتی) ہے۔ اور جس کو پیاسا پانی سمجھتا ہے۔ لیکن جب وہ اس کے پاس پہنچتا ہے تو وہاں اس کا کچھ بھی سراغ تو نہیں پاتا۔ البتہ وہاں اللہ تعالیٰ کو موجود پاتا ہے۔ جو (وہیں) اس کا حساب چکا دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب چکانے والا ہے یا (ان منکروں کے اعمال کی کیفیت) ان تاریکیوں جیسی ہوتی ہے۔ جو ایک گہرے سمندر پر چھائی ہوئی ہوں۔ جس میں لہروں پر لہریں اٹھ رہی ہوں۔ اور ان سب کے اوپر بادل چھایا ہوا ہو۔ جب انسان اپنا ہاتھ نکالتا ہے۔ تو باوجود کوشش کے اس کو دیکھ نہیں سکتا اور جسے اللہ نور نہ دے اسے کہیں سے بھی نور نہیں مل سکتا۔

۶ - غرض دو چار نہیں۔ دس بیس نہیں۔ بیشمار آیات موجود ہیں۔ جن سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ان کے نیک اعمال کا بہت بڑا اجر دیتا ہے اور اس سے بھی بڑھ کر اپنے ہاں سے مومنوں پر اپنے فضلوں کی بارش برساتا ہے اور پھر اس نے اس سے بھی بڑھ کر اپنے پیاروں کے لئے ایک ایسی رعایت جاری کر رکھی ہے۔ جو اس دنیا میں کبھی دیکھی نہ سنی۔ نہ کسی امیر کبیر کو اس کا خیال آیا اور نہ کسی بڑے سے بڑے شہنشاہ کے ذہن میں جگہ پا سکی اور وہ یہ ہے کہ جو لوگ مشکلات اور مصائب کی پرواہ نہ کرتے ہوئے۔ اس عہد کو نہیں بھولتے جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے باندھ رکھا ہے اور مردانہ وار اس کی راہ میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ ان کے ادنیٰ ترین عمل کا بدلہ بھی ان کے بہترین عمل کے مطابق دیا جائے گا۔ ان کے اچھے سے اچھے کام کی جزا کے لئے جو پیمانہ مقرر ہے ان کے حقیر سے حقیر کام کا صلہ دینے کے لئے بھی وہی پیمانہ استعمال کیا جائے گا۔ بڑی سے بڑی نیکی کی جو قیمت مقرر ہوگی۔ چھوٹی سے چھوٹی نیکی کی بھی وہی قیمت لگائی جائیگی

آخر انسان نافرمانی اور بدعہدی کا مرتکب کیوں ہوتا ہے؟ کیا اسی لئے نہیں؟ کہ وہ اپنے زعم میں کچھ زیادہ کمائے گا کاش ہم اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر سوچیں۔ کیا اس سے زیادہ نفع مند سودا کسی شخص کو خواب میں بھی نظر آ سکتا ہے۔ جس کی پیشکش اس آقا نے کی ہے۔ جو تمام جہانوں کا پرورش کرنے والا اور جزا سزا کے دن کا مالک ہے

۷ - فرمایا ولا تشتروا بعھد اللّٰہ ثمناً قلیلاً ط انما عند اللّٰہ ھو خیر لکم ان کنتم تعلمون ہ ما عندکم ینفد وما عند اللّٰہ باق ط ولنجزین الذین صبروا اجرھم باحسن ما کانوا یعملون ہ من عمل صالحاً من ذکر او انثٰی وھو مومن فلنحیینہ حیٰوۃ طیبۃ ج ولنجزینھم اجرھم باحسن ما کانوا یعملون ہ (سورہ نحل ع ۱۳)

ترجمہ: تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو تھوڑی سی قیمت پر نہ بیچو (یعنی ادنیٰ اور حقیر سے حقیر فائدہ کی خاطر خدا اور اسکے رسول سے بدعہدی نہ کرو) اگر تم عقل رکھتے ہو تو سمجھ لو۔ کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ تمہارے لئے یقیناً بہتر ہے۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے۔ وہ ختم ہو جائے گا۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے۔ وہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اور (ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے۔ کہ) جو لوگ ثابت قدم رہیں ہم انہیں یقیناً بدلہ دیں گا ان کے بہترین عمل کے مطابق ان کے تمام اعمال صالحہ کا بدلہ دینگے جو کوئی مومن ہونے کی حالت میں مناسب حال عمل کرے۔ خود وہ مرد ہو یا عورت ہم اسے یقیناً ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے۔ اور ہم ایسے تمام لوگوں کو ان کے سب سے اعلیٰ عمل کے مطابق ان کے تمام اچھے عملوں کا بدلہ دیں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس انوکھی اور عظیم الشان رعایت سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ اے رحمان اے رحیم! ہمیں احتیاج کے گردابوں۔ لالچ کی آندھیوں اور مخالفت کے طوفانوں میں ثابت قدم رکھ۔ ہم تیری راہ میں کبھی کوئی کمزوری نہ دکھائیں۔ ہم نے تیرے محبوب رسولؐ اور تیری پاک کتاب کے ذریعہ جو روشنی حاصل کی ہے وہ کبھی ہمارا ساتھ نہ چھوڑے۔ اور ہم پوری بصیرت اور پورے وثوق کے ساتھ صراط مستقیم پر گامزن رہیں۔ آمین

احبابِ مقتدر کی خدمت میں

اپیل

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں

"ہماری جماعت کے دولتمندوں اور درمیانے درجے کے آدمیوں کو اس مدرسہ کیطرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اور روپیہ اور بچوں سے اسکی ترقی کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تا اس کے ذریعہ ہمیں ایسے واعظ جو علوم دینیہ کی حفاظت کر سکیں۔ اور ایسے مبلغ جو بیرونی دنیا کو تمام مسائل مختلفہ میں تسلی بخش جواب دے سکیں۔ حاصل ہو سکیں۔ اور تا علوم کی نہر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاری کی ہے۔ منڈیروں کے نقص کی وجہ سے ہماری غفلت کے سبب ادھر ادھر بہ کر ضائع نہ ہو جائے۔ اور ہماری آئندہ نسلیں بجائے دعا کرنے کے ہم سے نفرت کا اظہار نہ کریں۔ اور تا خدا تعالیٰ کی ناشکری کے جرم کے مرتکب ہو کر اس کی ناراضگی کے ہم مستحق نہ بنیں۔"

(الفضل ۱۲ جولائی ۱۹۲۰ء)

اسوقت جماعت میں سینکڑوں نوجوانوں نے میٹرک۔ ایف اے اور بی اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ ان کے والدین انکی آئندہ زندگی کے لئے لائحہ عمل تیار کر رہے ہونگے۔ ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے آقا کے اس ارشاد کیطرف متوجہ ہوں۔ اور اپنے بچوں کو جامعہ احمدیہ میں داخل کروا کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

جامعہ احمدیہ موسمی تعطیلات کے بعد ۲ ستمبر ۶۱ء کو کھل رہا ہے۔ اور اس میں علاوہ پرائمری اور مڈل پاس طلباء کے میٹرک اور بی اے پاس طلباء بھی داخل کئے جاتے ہیں۔ تاکہ انکو جلد سے جلد تیار کروا کر میدان تبلیغ میں بھجوایا جا سکے۔

(وکیل التعلیم)

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ دیں اور پتہ خوشخط لکھا کریں

والدین سے حسنِ سلوک اور احسان

والدین سے حسنِ سلوک اور احسان کے متعلق نظارت اصلاح و ارشاد ۵ ۱؍ اگست ۶۱ء کے الفضل میں ایک نوٹ شائع کرا چکی ہے۔ جماعت کے نوجوانوں اور عزیزوں کو چاہیئے کہ وہ اسلامی ارشادات کے مطابق عمل بنائیں۔ قرآن کریم میں ہے۔ فلا تقل لھما اُفٍّ ولا تنھرھما وقل لھما قولًا کریمًا۔ یعنی والدین کے بڑھاپے کے وقت ان کو اُف تک نہ کہو اور نہ ڈانٹ ڈپٹ کرو اور ان سے تعظیم سے پیش آؤ۔ نیز حدیث شریف میں ہے۔ الجنۃ تحت اقدام الامھات۔ کہ جنت اور بہشت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ یعنی ان کی فرمانبرداری اور خدمت میں جنت ملتی ہے۔ ان ارشادات کو جو نوجوان نظر انداز کرتے ہیں اور اپنے والدین کو عزت و احترام کی نظر سے نہیں دیکھتے اور خلاف ادب باتیں کہتے ہیں۔ کیا وہ مسلمان کہلانے کے مستحق ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:

"حضرت اویس قرنی اپنی والدہ کی تعظیم اور فرمانبرداری میں مصروفیت کی وجہ سے آنحضرت صلعم کی ملاقات نہ کر سکے اور آنحضرت صلعم نے انہیں سلام پہنچانے کی وصیت فرمائی۔"

اس کے بعد حضور فرماتے ہیں:-

"ہماری تعلیم کیا ہے؟ صرف اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ہدایت کا بتلا دینا ہے۔ اگر کوئی میرے ساتھ تعلق ظاہر کر کے اس کو ماننا نہیں چاہتا ہے تو وہ ہماری جماعت میں کیوں داخل ہوتا ہے۔ ایسے نمونے سے دوسروں کو ٹھوکر لگتی ہے اور وہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ ایسے لوگ ہیں جو ماں باپ تک کی بھی عزت نہیں کرتے۔"

(الحکم ۱۲ ؍ اپریل ۱۸۹۹ء)

پس جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کو اپنا معیار بلند کرنا چاہیئے۔ اور والدین سے حسنِ سلوک اور عزت سے پیش آنا چاہیئے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور شہر کے زیر اہتمام

۱۱؍ اگست تا ۱۸؍ اگست ۱۹۶۱ء تربیتی کلاس منعقد ہوگی

مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور شہر مورخہ ۱۱ ؍ اگست سے تربیتی کلاس کا اجراء مسجد احمدیہ لائلپور میں کر رہی ہے۔ یہ کلاس ایک ہفتہ کے لئے ۱۱؍ اگست بروز جمعۃ المبارک سے ۱۸؍ اگست ۱۹۶۱ء تک منعقد ہوگی۔ اس کلاس میں تمام مجالس ضلع لائلپور کے نمائندگان کا شامل ہونا ضروری ہے۔ جو نمائندگان لائلپور تشریف لائیں گے وہ مجلس لائلپور کے مہمان ہوں گے۔ رہائش اور خوراک کا انتظام مجلس مقامی کرے گی۔ اس کے علاوہ موسم کے مطابق نمائندگان اپنا بستر ہمراہ لائیں۔ اس کلاس میں خدام کو علمائے سلسلہ اور صدر اور نائب صدر مجلس مرکزیہ اور دیگر مقررین کے معتبر معلومات بہم پہنچائی جائیں گے۔ نیز

- حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر کا ٹیپ ریکارڈ سنایا جائے گا۔
- کلاس روزانہ مسجد احمدیہ منشی محلہ لائلپور میں ہوگی۔
- ضلع لائلپور کے جملہ قائدین سے التماس ہے کہ وہ اپنی مجلس کا نمائندہ بھیج کر ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(بشیر احمد شاہد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور)

امتحان کمشن صدر انجمن احمدیہ

امیدواران امتحان کمشن کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تحریری امتحان مورخہ ۲۷ ؍ ۸ ؍ ۶۱ء بروز اتوار ۸ بجے صبح مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوگا۔ امیدواروں کو چاہیئے کہ وہ اپنی قلم دوات اور سادہ کاغذ اپنے ہمراہ لائیں۔

امتحان کے بعد بالمشافہ انٹرویو اسی وقت دوپہر دفتر نظارت بیت المال میں شروع ہوگا۔ بعد اگر ضرورت ہوئی تو اگلے روز یعنی ۲۸ ؍ ۸ ؍ ۶۱ء بروز پیر کو بھی جاری رہے گا۔

اس لئے امیدواران کو چاہیئے کہ وہ وقت مقررہ پر پہنچ جائیں۔ اور اپنا میٹرک کا اصل سرٹیفکیٹ انٹرویو کے وقت پیش کریں۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

نظارت تعلیم کی اطلاعات

۱۔ ٹریننگ بطور سٹاک اسسٹنٹس

یکسالہ کورس از ابتدائی ۱ ؍ ۱۰ ؍ ۶۱ء۔ کالج آف اینمل ہسبنڈری لاہور۔ انٹرویو ۹ ؍ ۱۰ ؍ ۶۱ء۔ اصل سندات پیش ہوں۔ فیس کل کورس -/۱۰۱ روپے۔ انتظام خوراک و رہائش بذمہ امیدوار

شرائط۔ میٹرک۔ جسمانی طور پر فٹ۔ کاشتکار کو ترجیح

درخواستیں ۳۱ ؍ ۸ ؍ ۶۱ء تک بنام اسسٹنٹ پروفیسر۔ سٹاک اسسٹنٹ کلاس۔ کالج آف اینمل ہسبنڈری لاہور
(پ۔ ٹ ۵ ؍ ۸ ؍ ۶۱ء)

۲۔ پشاور یونیورسٹی میں داخلے

داخلہ ایم اے۔ ایم ایس سی۔ ایل ایل بی کلاسز۔ مضامین انگلش۔ اکنامکس۔ ہسٹری جیوگرافی۔ پرشین۔ اردو۔ ریاضی۔ فزکس کیمسٹری۔ باٹنی۔ پشتو مجوزہ فارم میں درخواستیں ۱۵ ؍ ۸ ؍ ۶۱ء تک بنام چیئرمین متعلقہ ڈیپارٹمنٹ داخلہ ۲۰ ؍ ۸ ؍ ۶۱ء۔ آغاز کار ۲ ؍ ۹ ؍ ۶۱ء (پ۔ ٹ ۷ ؍ ۸ ؍ ۶۱ء)

۳۔ گورنمنٹ پالی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ ریلوے روڈ لاہور

کورسز (۱) الیکٹرک ٹیکنالوجی (۲) مکینیکل ٹیکنالوجی۔ (۳) ریڈیو ٹیکنالوجی (۴) آٹوموبائل ٹیکنالوجی (۵) ڈرافٹنگ و ڈیزائننگ ٹیکنالوجی (۶) ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹیکنالوجی۔

درخواستیں ۱۵ ؍ ۸ ؍ ۶۱ء تک بنام پرنسپل شرائط: میٹرک سائنس و ریاضی۔ عمر ۱ ؍ ۹ ؍ ۶۱ء کو ۱۵ تا ۲۱ پراسپکٹس ۹۲ پیسے کی ٹکٹوں والا لفافہ بھیجکر (پ۔ ٹ ۶ ؍ ۸ ؍ ۶۱ء)

۴۔ داخلہ ہیلے کالج آف کامرس لاہور

یہ ادارہ طلبہ کو بزنس ایڈمنسٹریشن اکاؤنٹنسی۔ آڈٹنگ۔ بنکنگ و ٹرانسپورٹ کیریئرز کے لئے تیار کرتا ہے۔ کئی وظائف

شرائط برائے بی کام۔ انٹرمیڈیٹ۔ آرٹس۔ سائنس۔ کامرس

انٹرویو بی کام پارٹ ون و ایم کام بالترتیب ۲۴ ؍ ۸ ؍ ۶۱ء و ۲۵ ؍ ۸ ؍ ۶۱ء کو

درخواستیں بمعہ پروویژنل و کیریکٹر سرٹیفکیٹس و یک پاسپورٹ سائز فوٹو بالترتیب ۱۹ ؍ ۸ ؍ ۶۱ء و ۲۱ ؍ ۸ ؍ ۶۱ء تک۔ فارم درخواست و پراسپکٹس ۲۵ پیسے میں دفتر کالج سے (پ۔ ٹ ۶ ؍ ۸ ؍ ۶۱ء)

۵۔ ریسرچ آفیسرز سٹیٹ بنک آف پاکستان

سکیل ۳۵۰۔ ۵۰۔ ۶۰۰۔ ۵۰۔ ۱۰۰۰ الاؤنسز علاوہ

شرائط: سیکنڈ کلاس پوسٹ گریجوایٹ یا آنرز ڈگری (اکنامکس)

درخواستیں بمعہ مصدقہ نقول سندات ۳۱ ؍ ۸ ؍ ۶۱ء تک بنام چیف آفیسر (اسٹیبلشمنٹ) سٹیٹ بنک آف پاکستان۔ سنٹرل ڈائرکٹریٹ بولٹن مارکیٹ کراچی ۲ (پ۔ ٹ ۶ ؍ ۸ ؍ ۶۱ء)

۶۔ داخلہ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ سنٹر جہلم

ڈے یا نائٹ کلاسز۔ سی کام (سرٹیفکیٹ ان کامرس) شارٹ ہینڈ۔ بک کیپنگ اکاؤنٹنسی ٹائپ رائٹنگ و دیگر کمرشل مضامین۔

درخواستیں ۲۰ ؍ ۸ ؍ ۶۱ء تک۔ انٹرویو ۲۳ تا ۲۶ ؍ ۸ ؍ ۶۱ء

فارم درخواست و دیگر معلومات ہمراہی چار آنے کی ٹکٹوں والا واپسی لفافہ بھیجکر (پ۔ ٹ ۲ ؍ ۸ ؍ ۶۱ء)

۷۔ داخلہ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ سنٹر ڈیرہ اسمعیل خاں

ڈے یا نائٹ کلاسز۔ سی کام۔ شارٹ ہینڈ۔ ٹائپ رائٹنگ۔ کامرس۔ آفس روٹین و دیگر کمرشل مضامین۔ شرط: میٹرک۔ درخواستیں مجوزہ فارم میں ۱۶ ؍ ۸ ؍ ۶۱ء تک۔ داخلہ ۳۱ ؍ ۸ ؍ ۶۱ء تک فارم واپسی لفافہ بھیج کر۔ (پ۔ ٹ ۶ ؍ ۸ ؍ ۶۱ء)

۸۔ ریسرچ فیلوشپس

وظیفہ -/۳۰۰ روپیہ ماہوار۔ عرصہ دو سال۔ ڈیپارٹمنٹس: اکنامکس۔ سوشل ورک۔ جغرافیہ و سائیکالوجی۔ شرائط: سیکنڈ کلاس ایم اے

درخواستیں مجوزہ فارم میں ۲۰ ؍ ۸ ؍ ۶۱ء تک بشمول ضروری سندات بنام رجسٹرار یونیورسٹی آف دی پنجاب۔ فارم دفتر یونیورسٹی سے (پ۔ ٹ ۳ ؍ ۸ ؍ ۶۱ء)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

قومی انعامی بونڈ کا
نیا سلسلہ ایم
اب جاری کر دیا گیا ہے

انعامی بونڈ کے ہر سلسلہ میں بونڈ خریدنے سے آپ کے انعام جیتنے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ اب حکومت نے اپنے سلسلہ کے ساتھ ایم سلسلہ بھی جاری کر دیا ہے۔ اِن سلسلوں کے بونڈ بینک دولتِ پاکستان اور دیگر بینکوں سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

اس نادر موقع سے فائدہ اٹھایئے اور اپنی پس انداز کی ہوئی رقم امید اور اطمینان کے ساتھ انعامی بونڈ کی مفید سکیم میں لگایئے۔ یاد رہے کہ اگر آپ انعام نہ بھی جیتیں تب بھی آپکی اصل رقم محفوظ رہتی ہے۔ اور ہر بونڈ پر سال میں چار بار انعامات حاصل کرنے کا موقع آتا ہے۔

۵ لاکھ بونڈ کے ہر سلسلے پر

۲۰۰۰۰	روپے کا اوّل انعام
۷۵۰۰	روپے کا ایک انعام
۲۵۰۰	روپے کا ایک انعام
۱۰۰۰	روپے کے تین انعامات
۵۰۰	روپے کے دس انعامات
۱۰۰	روپے کے ایک سو بیس انعامات
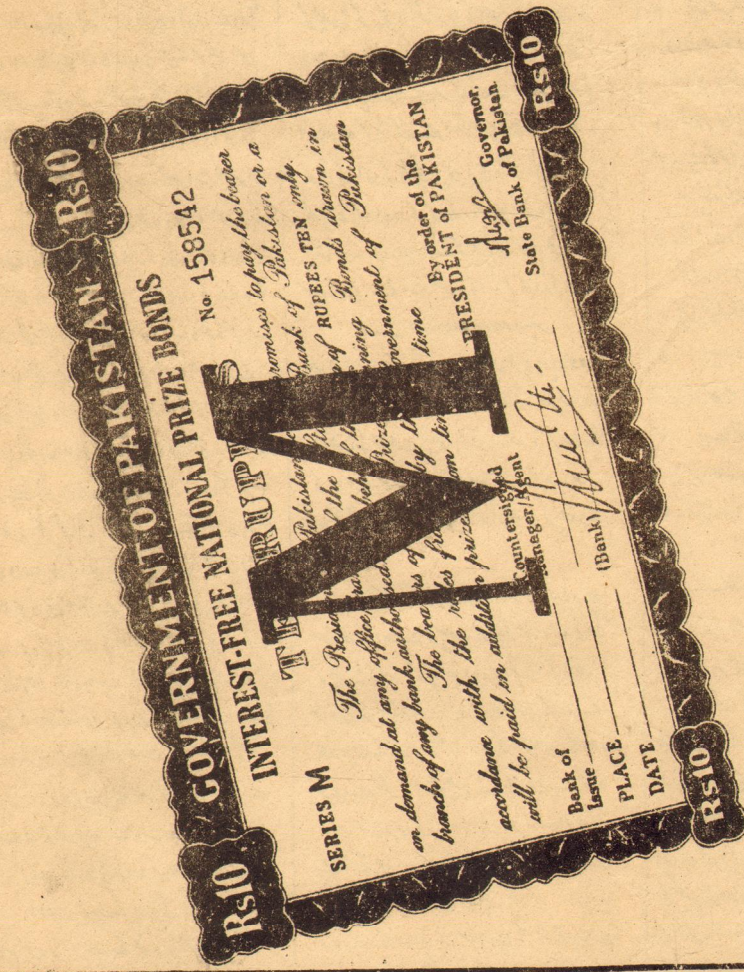
قومی انعامی بونڈ

میں اعتماد کے ساتھ روپیہ لگایئے

بونڈ بینک دولتِ پاکستان اور دیگر مقرر کردہ بینکوں سے مل سکتے ہیں۔

manhattan D.F.P/19

لیڈر (بقیہ ۲)

نہ صرف مجددین کے کام میں حارج ہوتے رہے ہیں بلکہ ان کی مخالفت کرکے عوام کو مجددین کے فیض و برکت سے محروم کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔

یہ لوگ ہر زمانہ میں اپنی دانشمندی کے زعم میں عوام کو یہ تصور دینے کی کوشش کرتے رہے ہیں کہ اب اللہ تعالیٰ کسی سے ہمکلام نہیں ہو سکتا اب اس کو دنیا کے کاروبار سے بالکل لاتعلقی ہو گئی ہے اور اس کو دین کی ترقی کے ساتھ کوئی دلچسپی نہیں رہی اب اس نے دین کا تمام کام امت کے دانشمندوں کے سپرد کر دیا ہے اور نچنت بیٹھکر آرام کر رہا ہے۔

اپنی اس بات کو تقویت دینے کے لئے انہوں نے ایک نہایت سوفسطائی دلیل یہ گھڑی ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کی اطاعت کے بعد کسی کی اطاعت کی ضرورت نہیں اور اس سوفسطائی دلیل کو محکم بنانے کے لئے وہ طویل باتیں کرتے ہیں جو معاصر کے اوپر کے حوالے میں بیان کی گئی ہیں۔ حالانکہ یہی معاصر زور کلام کے جوش میں آپ ہی اپنا تردید کر گیا ہے جیسا کہ اس نے لکھا ہے۔

"مولانا تھانوی ماضی قریب میں
ہمارے لئے بہترین نمونہ بن سکتے ہیں"

اس کا مطلب یہی ہے کہ جس طرح انہوں نے احیائے دین کا کام کیا ہے ان کی پیروی کرکے ہم بھی اسی طرح کریں۔ یہ معاصر یہ بھول گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بھی تو یہی فرمایا ہے کہ جو قرآن کریم اس نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل کیا ہے اس کی خود وہ حفاظت کریگا یعنی اب اللہ تعالیٰ کے فرستادگان کے ذمہ شریعت لانا نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ اس شریعت کی جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نازل ہو چکی ہے آپ ہی کے اسوۂ حسنہ کے مطابق تبلیغ و اشاعت کیا کریگا۔ اس کے معنی یہی ہیں کہ وہ اسلامی شریعت کو وعظ و ارشاد اور اپنے نمونہ سے پیش کریگا۔ اور اگر ہم کسی کو نمونہ سمجھ کر اس کی تقلید کرتے ہیں تو یہ اسکی پیروی سے ہی کر سکتے ہیں۔ اس لئے اس کی ذات پر جو نمونہ بن سکتی ہے ہمارا محکم یقین ہونا ضروری ہے۔ ورنہ ہم اس کی تقلید یا پیروی کس طرح کر سکتے ہیں؟ اور سب سے بہتر ذریعہ ایسے محکم یقین پیدا کرنے کے لئے یہی ہے کہ اگر وہ اب دعویٰ کرے تو ہم اس کو اللہ تعالیٰ کا فرستادہ تسلیم کریں اور وہ ہمیں اپنے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمسنے کا ثبوت ایسے نشانات سے مہیا کرے جو اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتے ہیں۔

افسوس یہ ہے کہ یہ لوگ دنیا کے ادنیٰ ادنیٰ کام میں تو کسی ماہر کے نمونہ کی ضرورت محسوس کرتے ہیں اور لٹھ زور سے "مثال" کی اہمیت ثابت کرتے ہیں مگر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسے عظیم الشان نبی کے اسوۂ حسنہ کو اپنے کردار میں ظاہر کرنے والے کو اتنی بھی اہمیت دینے کے لئے تیار نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سے مکالمہ و مخاطبہ کر سکتا ہے اور اس کو مبعوث کرکے اپنی طرف سے اس کو نشانات دے سکتا ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ ایسے لوگ طبعاً بغاوت پسند ہوتے ہیں وہ کسی کی اطاعت کرنا پسند نہیں کرتے اور جس ملک میں بھی ہوتے ہیں وہاں فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و
اولی الامر منکم۔

یعنی اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے میں سے اولوالامر کی اطاعت کرو۔ ظاہر ہے کہ جو شخص کو اللہ تعالیٰ نائب الرسول کے طور پر مبعوث کرتا ہے وہ یقیناً اولوالامر میں داخل ہے اس کی اطاعت بطور اولوالامر کے اطاعت رسول کے منافی نہیں بلکہ اس کی ممد و معاون ہے کیونکہ وہ تو مبعوث ہی اس لئے ہوا ہے کہ اطاعت اللہ اور اطاعت الرسول کو قائم کرے۔ اس لئے جو لوگ مجددین کو بنائے تنازعہ قرار دیتے ہیں وہ محض اس لئے ایسا کرتے ہیں کہ وہ کسی اتھارٹی کی فرمانبرداری کرنا نہیں چاہتے اس قسم کے لوگوں نے جو الٰہی پروگرام کو چھوڑ کر اپنی دانشمندی کی بھانت بھانت کی بولیاں بولتے ہیں اسلام میں تفرقہ پیدا کر رکھا ہے کوئی کہتا ہے کہ اسلام سیاست ہے اور سیاست اسلام ہے کوئی کہتا ہے سنت باعث فساد ہے۔ کوئی کچھ اور کوئی کچھ اپنی اپنی اٹکل کے نظریے گھڑتے ہیں اور اس کو بطور اسلام نظریات کے پیش کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ قرآن کریم میں تو سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ

لست علیہم بمصیطر

یعنی تو ان پر خدائی فوجدار نہیں فرماتا ہے مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ اسلامی پارٹی مبشرین اور واعظین کی جماعت نہیں ہوتی بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہوتی ہے جس کا کام یہ ہے کہ جارحانہ حملہ کرکے دوسروں سے اقتدار چھین کر اپنے ہاتھ میں لے لے۔

یہ ایک مثال ہے ورنہ تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ مجددین کی اطاعت کو چھوڑ کر ان خود پرستوں نے اسلام کو لاتعداد فرقوں میں تقسیم کر دیا ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے مجددین کے ذریعہ قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے مگر یہ آزاد طبع اور بغاوت پسند لوگ خودساختہ راہنما بن کر اسلام میں تفرقہ اندازی کرتے چلے آئے ہیں اور اس کا الزام مجددین پر تھوپنے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ماننے یا نہ ماننے کے سوال پر مسلمانوں میں تفرقہ پیدا ہوتا ہے اس طرح یہ لوگ در اصل الٰہی سلسلہ انبیاء علیہم السلام پر بھی الزام لگاتے ہیں کیونکہ ان کے آنے پر بھی تو ان لوگوں کے خیال کے مطابق تفرقہ ہی پڑتا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کے آنے سے ہی وحدت قوم کی بنیادیں استوار ہوتی ہیں اور بظاہر پہلے پہلے جو تفرقہ نظر آتا ہے وہ ان شر پسند لوگوں کی اپنی کوتہ بینی ہوتی ہے۔ اسی طرح مجددین کے آنے پر بھی سعید روحوں کا انتخاب کرکے دین کو پھر استوار بنیادوں پر قائم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ آج جو ہم اسلام کی پختہ بنیادیں دیکھتے ہیں وہ مجددین ہی کی استوار کردہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی تفہیم کے مطابق انہوں نے کی ہیں اور قوم میں جتنی پراگندہ خیالیاں، تفرقہ بازیاں اور اسی قسم کی خرابیاں نظر آتی ہیں یہ سب مودودی ایسے خود ساختہ لیڈروں کی پیدا کردہ ہیں جو اپنے خیالات کے گھوڑے اسلام کے میدان میں دوڑاتے ہیں اور اسی طرح انہوں نے اپنی ٹولی الگ بنا رکھی ہے ✦

درخواست دعا

میرے ایک مخلص رفیق کار۔ مکرم مرزا عنایت اللہ صاحب مولوی فاضل او۔ ٹی تین چار ماہ سے معدہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں بیماری سے بہت نحیف ہو چکے ہیں کوئی علاج کارگر ثابت نہیں ہو رہا۔ اب لاہور علاج کے لئے جا رہے ہیں ماشاء اللہ نہایت نیک اور صالح نوجوان ہیں اور سکول میں خاص محنت اور اخلاص سے کام کرنے والے کامیاب اساتذہ میں سے ہیں احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے اور یکسوئی اور دلجمعی سے لمبی خدمت کی توفیق دے۔ اللہم آمین۔

محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول (ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے — راولپنڈی ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس (۱۹۵۵ء) کے مطابق لیبر اور میٹریل سمیت مہربند ٹینڈر مطلوب ہیں جو ۱۷ر اگست ۶۱ء کے بارہ بجے دن تک وصول کئے جائیں گے۔

کام	تخمیناً لاگت	زر بیعانہ	تکمیل کی مدت
۱۔ کندیاں میں گارڈوں اور ڈرائیوروں کے رننگ روم کے بڑے کمرہ میں پارٹیشن وال بنانا اور درجہ چہارم عملہ کے لئے ۶ یونٹ کوارٹروں کی تعمیر۔	۱۵۰۰۰/- روپے	۳۰۰/- روپے	تین ماہ
۱۔الف۔ لوکوشیڈ کندیاں میں ۱۰ اوبک مینوں کے لئے ریسٹ روم کی تعمیر۔	۸۰۰۰/- "	۲۰۰/- "	ایضاً
۲۔ MAT میں اپر کلاس ویٹنگ روم میں فلشنگ کے انتظامات۔	۸۰۰۰/- "	۲۰۰/- "	ایضاً
۳۔ MAT کے ریلوے ریسٹ ہاؤس میں فلش سسٹم کے انتظامات۔	۷۰۰۰/- "	۲۰۰/- "	ایضاً
۴۔ پلین نمبر $\frac{RWP\ 210 - 1}{KHCT\ 21-1-61}$ کے مطابق کوہاٹ چھاؤنی میں افسروں کے ریسٹ ہاؤس کے لئے شیشم کی لکڑی کے فرنیچر کی فراہمی۔	۲۰۰۰/- "	۲۰۰/- "	ایضاً

۲۔ ٹینڈر جو مخصوص فارم پر ہونے چاہئیں اسی روز سوا بارہ بجے دوپہر برسرعام کھولے جائیں گے۔

۳۔ ایسے تمام ٹھیکیدار جن کے نام پہلے سے اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست پر نہیں ہیں۔ وہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ریلوے راولپنڈی کے پاس اپنے نام ٹینڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ سے پہلے رجسٹر کروالیں

۴۔ ٹینڈر کی دستاویزات جو ٹینڈر فارم ٹھیکیدار کا خصوصی قواعد و ضوابط (حصہ ا اور ب) ہدایات برائے ٹینڈر اور سپیسیفیکیشن (اگر کوئی ہو) پا ادائیگی ناقابل واپسی قیمت پانچ روپے دستخط کنندہ ذیل سے حاصل کر سکتے ہیں۔ ٹھیکہ کی خصوصی قواعد پر ٹینڈر دہندہ کو دستخط کرنے ہوں گے جس کا مطلب یہ ہوگا کہ انہیں یہ شرائط قبول ہیں۔

۵۔ زر بیعانہ ٹینڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ اور وقت سے پیشتر ہی ڈویژنل کیشیئر پی ڈبلیو ریلوے راولپنڈی کے پاس جمع ہو جانا چاہیئے۔ بغیر اسکے کسی ٹینڈر پر غور نہیں ہوگا۔

۶۔ ریلوے انتظامیہ اس بات کی پابند نہیں کہ سب سے کم نرخ کے کسی بھی ٹینڈر کو منظور کرے اور کسی بھی ٹینڈر کو کلی یا جزوی طور پر قبول کر سکتی ہے۔

۷۔ شیڈول آف ریٹس سے زائد یا کم صرف ایک ہی نرخ ظاہر کیا جانا چاہیئے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی)

ایک ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۹ر اگست ۱۹۶۱ء میں ڈاکٹر راجہ سرمہ اینڈ کمپنی ربوہ کا ایک پرانا اشتہار غلطی سے شائع ہو گیا ہے جس میں رسالہ معلومات سرمہ چشم کی قیمت ۲۵ پیسے بتائی گئی ہے۔ اب اس رسالہ کا دوسرا ایڈیشن مفت تقسیم کیا جا رہا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں ✦